

## ”متاعِ آسمانی“

(آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم)

(تقریر نمبر 2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم: 5)

یعنی یقیناً تو بہت بڑے خُلق پر فائز ہے۔

کہاں	تک	حرص	شوق	مال	فانی!
اُٹھو		ڈھونڈو!	متاع		آسمانی

میرے دوستو اور بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر میں جو میں نے ابھی تقریر کے آغاز پر پڑھا ہے۔ لفظ ”متاعِ آسمانی“ پر گفتگو کا سلسلہ جاری ہے۔ کل میں نے ”متاعِ آسمانی“ سے اللہ تعالیٰ مراد لے کر ایک سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی تھی۔ آہیں! آج اس سلسلہ کی اگلی کڑی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ”متاعِ آسمانی“ کے طور پر پیش کریں۔ ویسے تو تمام انبیاء، اولیاء اور رُسُل کو ”متاعِ آسمانی“ قرار دیا جاسکتا ہے۔ سب سے پہلے رسول حضرت آدم علیہ السلام متاعِ آسمانی تھے۔ ان تمام نبیوں کے سردار اور محترم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری متاعِ آسمانی ہیں جن کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے اخلاق کے بارے پر پوچھنے پر فرمایا کہ كَانَ خُلُقُهُ انْفِرَانًا (حدیقتہ الصالحین حدیث 251) کہ آپ کے اخلاق و اطوار قرآن کریم میں بیان تعلیمات کے عین مطابق تھے۔ یعنی آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی عملی تفسیر تھے۔ قرآن کریم میں جو اخلاقِ فاضلہ بیان ہوئے ہیں آپ اُن کے عین مطابق زندگی بسر کرتے تھے اور جن اخلاقِ رذیلہ سے قرآن کریم نے روکا اُن سے آپ نہ صرف خود رکتے بلکہ اپنے صحابہؓ کو ڈور رہنے کی تلقین فرماتے۔ آپ کے صحابہؓ نے اپنی تعلیم و تربیت اور اسلام کے دفاع کے لئے جو قربانیاں کی ہیں اُس کی بدولت صحابہ کو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ کا سرٹیفکیٹ ملا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد کے نام پر ایک سورت بھی نازل فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اسی سورۃ کے تعارف میں تحریر فرمایا ہے۔

”قرآن کی گزشتہ تمام سورتوں کا خلاصہ بیان فرمادیا گیا ہے جیسا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے مظہر تھے۔“

(قرآن ترجمہ صفحہ 911)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں چار مقامات پر آپ کا ”محمد“ کے ذاتی نام سے ذکر کیا ہے۔ اگر ان کا ذکر میں اپنی تقریر میں نہ کروں تو تقریر ادھوری رہ جائے گی۔ سورۃ آل عمران آیت 145 جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید کرتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تمام رسول (بشمول حضرت عیسیٰؑ) وفات پا گئے ہیں۔ دوسرے نمبر پر جو آیت میں پیش کرنے جا رہا ہوں وہ سورۃ الاحزاب آیت 41 ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ غیر یہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں آپ کو آخری نبی قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ جماعت احمدیہ، آپ کو خاتم النبیین تصور تو کرتی ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو تاء کی زبر کے ساتھ خاتم کے معنی افضل کر کے آپ کے رتبہ کو مزید بلند کرتی ہے یعنی آپ خاتم النبیین کے ساتھ ساتھ افضل النبیین ہیں۔

تیسرے نمبر پر سورۃ محمد کی آیت 3 پیش کی جاسکتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو سچا قرار دیا ہے اور ان کی اخلاقی حالت کو مزید بہتر کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے۔ اس آیت میں مسلمانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے کامل سچا قرار دیا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو سچا کہہ کر اعتماد کیا ہے تو مسلمانوں کو اس اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہیے۔

چوتھے اور آخری موقع جہاں حضرت محمدؐ کا ذکر محمدؐ کے نام کے ساتھ ہے وہ سورۃ الفتح کی آیت 30 ہے۔ جس میں آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کی بعض خوبیوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ اوصاف اپنانے کی تلقین کی ہے۔ وہ اوصاف کیا ہیں کہ 1- کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں۔ 2- آپس میں بے انتہارحم کرنے والے ہیں۔ 3- رکوع کرتے ہیں۔ 4- سجدہ کرتے ہیں۔ 5- یہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ 6- سجدوں کی وجہ سے ان کے چہروں پر روشن نشان ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے۔

”اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفات بیان فرمائی گئی ہیں ان کو آپؐ کی ذات تک محدود نہیں رکھا بلکہ فوراً فرمایا وَالَّذِينَ مَعَهُ یعنی آپؐ کی خوبیاں ان لوگوں میں بھی سرایت کریں گی جو آپؐ کے ساتھ ہیں۔ خوبیوں میں سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ کفار پر اپنی سخت دلی کی وجہ سے شدید ہوں گے بلکہ کفر کا اثر قبول نہ کرنے کے لحاظ سے انہیں شدید کہا گیا ہے۔ لیکن ان کے دل رحمت سے بھرے ہوئے ہوں گے جس کی وجہ سے مومن ایک دوسرے سے رحمت اور تملطف کا سلوک کرنے والے ہوں گے اور ان کے جہاد کی غرض محض رضائے باری تعالیٰ ہے نہ کہ دنیاوی مال کمانا۔ چنانچہ وہ اللہ کے حضور رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے جھکیں گے اور اس سے فضل یعنی ایسا دنیاوی مال طلب کریں گے جس کے ساتھ رضائے باری تعالیٰ بھی ہو۔ یہ ان کے جہاد کے وہ مرکزی پہلو ہیں جو تورات میں ان کے متعلق بیان کئے گئے تھے۔

اور جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں دورِ آخرین میں آنے والے مسیح اور اس کے ماننے والوں کا تعلق ہے ان کی مثال انجیل میں ایسی روئیدگی کے ساتھ دی گئی ہے جو بتدریج بڑھتی ہے اور اپنے ڈٹھل پر مضبوط ہو جاتی ہے اور اس کو دیکھ کر اس کو بولنے والے یعنی خدمت دین میں حصہ لینے والے بہت خوش ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں کفار کو ان پر اور بھی زیادہ غصہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی جو اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان لائیں گے اور اس سے مغفرت چاہیں گے عظیم مغفرت کی اور اجر کی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔“

(ترجمہ القرآن فٹ نوٹ صفحہ 928)

سامعین! متاعِ آسمانی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا پیارا مفید وجود ہے جس نے انسان کو انسانیت سکھائی جس کے صلہ، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے اس نبیِ عظیم پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود اور سلام بھیجتے رہا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کریمہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

”اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تول سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپؐ کے اعمالِ صالحہ کی تعریف، تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 24۔ ایڈیشن 1988ء)

سامعین! ہم اوپر سن آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں 4 مقامات پر آپؐ کا ذکر محمدؐ کے ذاتی نام سے کیا ہے۔ لیکن آپؐ کے صفاتی ناموں سے اور حروفِ مقطعات کے بھی آپؐ کا ذکر مقدس ملتا ہے۔ جسے ہم آپؐ کے القاب کہہ سکتے ہیں۔ جیسے طہ (طیب اور ہادی) یس (سید)، المزمل، البدثر، عبد اللہ وغیرہ آہیں! ہم قرآن کریم کے حوالہ سے بھی اس متاعِ آسمانی کی سیرت کا مزید مطالعہ کرتے ہیں۔ سورۃ محمدؐ کے (جس کا ذکر ہم اوپر سن آئے ہیں) کے بعد سورۃ الفتح آتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”سورۃ محمدؐ کے بعد سورۃ الفتح آتی ہے جس میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی بلند مقام بیان فرمایا گیا ہے جو آیت نمبر 11 میں مذکور ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اتنا بلند تھا کہ کامل طور پر آپؐ اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور اسی وجہ سے آپؐ کا آنا گویا اللہ تعالیٰ کا آنا تھا۔ آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کرنا گویا

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرنا تھا جیسا کہ فرمایا: إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ۔ یعنی یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔“

(ترجمہ القرآن صفحہ 920)

آپ کا فعل خدا کا فعل ہے (الانفال: 18)۔ آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ (النساء: 81)۔ آپ کو مقام قَابِ قَوْسَيْنِ عطا ہوا ہے۔ (الفجر: 10)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اسی آیت کے بارے میں سورۃ النجم کے تعارفی نوٹ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

”قَابِ قَوْسَيْنِ سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ وتر بن گئے جو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوسوں کے درمیان ایک ہی وتر تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ کی قوس سے چلنے والا تیر وہی تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوس سے چلتا تھا۔“

(ترجمہ القرآن صفحہ 959)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ان آیات کے تحت متاعِ آسمانی کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

”اس جگہ بھی سدرہ کے لفظ سے اسی طرف اشارہ ہے اور بتایا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ سدرہ کے ذریعہ نازل ہوا یعنی آپ کو ایسی تعلیم دی جو سڑنے والی نہ تھی بلکہ دوسروں کو سڑنے سے محفوظ رکھنے والی تھی۔ جیسے فرمایا ہے۔ فِيهَا كُنُوبٌ قَبِيئَةٌ یعنی تمام پہلی کتب قرآن کے ذریعہ سے محفوظ کر دی گئی ہیں کیونکہ ان کا خلاصہ قرآن مجید میں آگیا ہے اور قرآن کریم کبھی نہیں مٹے گا۔ پس اس کے ساتھ اور اس کے ذریعہ سے وہ بھی زندہ رہیں گے۔“

(تفسیر صغیر صفحہ 878)

آپ سر اپا نور ہیں۔ (النساء: 175)۔ آپ اللہ کے نور کے عظیم الشان مظہر ہیں۔ آپ سراج منیر بھی ہیں۔ (الاحزاب: 47) آپ مقام محمود پر فائز ہیں۔ (بنی اسرائیل: 80) نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ کا وجود قوم کے لئے تعویذ ہے۔ (الانفال: 34)۔ آپ اللہ کے قرب کا وسیلہ ہیں۔ (المائدہ: 36) آپ کی اتباع محبت الہی کے حصول کا موجب ہے۔ (آل عمران: 32) آپ کی اطاعت صالح، شہید، صدیق اور نبی کے مقام دلا سکتی ہے۔ (النساء: 70)۔ آپ ذوالقرنین ہیں۔ یعنی آپ کو دو زمانوں (اولین اور آخرین) کی بادشاہت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مثالی عبد قرار دیا (الجن: 20) آپ اللہ کی تسبیح کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر تسبیح کرنے والے تھے۔ گویا آپ مُسَبِّحِ اعْظَمَ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ عرش الہی کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ”عرش سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب صافی ہے جو اللہ کی تخت گاہ ہے اور آپ کے دل کو تقویت دینے کے لئے فرشتے اسے چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے گناہ گار بندوں کے لئے بھی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کی ذریعات کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔“

(ترجمہ القرآن صفحہ 829)

متاعِ آسمانی آپ کو اس لئے بھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث کئے گئے۔

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مقامات پر 50 سے زائد جگہ پر دوسرے انبیاء پر اپنی فضیلت کا ذکر فرمایا ہے۔ جس کو ”مشاہدات“ نے پچاس تقاریر میں بیان کیا ہے اور ان پچاس تقاریر کو سیرت و شمائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلد سوم میں جمع کیا گیا ہے۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ ساری زمین میرے لئے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔ جہاں بھی میری امت کے کسی آدمی پر نماز کا وقت آئے وہ وہاں نماز پڑھ سکتا ہے۔ مجھے شفاعت کا شرف حاصل ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے خاص قوم کے لئے نبی مبعوث ہوتا تھا۔

(حدیقتہ الصالحین حدیث نمبر 33)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا تھا۔ یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائکہ میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں۔ جس کا تم اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 160)

پھر حضور فرماتے ہیں۔

”میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اُس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلو ان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی۔ اس لیے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 115)

اعلیٰ درجہ کا جو انمرد نبی۔ فرماتے ہیں۔

”ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جو انمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سر تاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔“

(سراج منیر صفحہ 72)

تمام آدم زادوں کے لیے ایک ہی رسول اور ایک ہی شفیع کے متعلق فرمایا:

”نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن، اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔“

(کشتی نوح، صفحہ 13)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”آپ تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ آپ تا قیامت تمام زمانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں... آپ کو وہ مہر نبوت عطا ہوئی ہے جو تمام سابقہ انبیاء پر مثبت ہو کر ان انبیاء کے نبی ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ پس آپ کا مقام... سب انسانوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ آپ انسان کامل ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 28 جنوری 2011ء)

حضور انور فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ہمیں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ اب تمام گزشتہ اور آئندہ نمونے ختم ہو گئے اب اگر کوئی پیروی کے قابل نمونہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے اور یہ پیروی کے نمونے کس طرح قائم ہوں گے۔ اس طرح قائم ہوں گے جس طرح ایک سچا عاشق اپنے محبوب کی پسند اور ناپسند کو اپنی پسند اور ناپسند بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس طرح تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو گے تو پھر ہی میں تمہارے گناہ بھی بخشوں گا اور تمہارے سے محبت کا سلوک بھی کروں گا۔ تمہاری دینی اور دنیاوی بھلائیوں کے سامان بھی پیدا کروں گا۔ تو گویا اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بند ہو گئے اور اگر کوئی راستہ کھلا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کر کے آپ کے پیچھے چل کر ہی خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے، یہی ایک راستہ ہے جو کھلا ہے۔ پھر اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں بڑھانے کا طریقہ... یہ ہے کہ یہ نبی کوئی معمولی نبی نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا وجود ہے۔ زمین و آسمان اس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اسی کام پر لگے ہوئے ہیں کہ اللہ کے اس پیارے نبی پر رحمت بھیجتے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں۔ پس اے لوگو جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو تمہارا بھی یہ کام ہے کہ اس

نبی سے محبت پیدا کرو۔ اس پر درود بھیجو اور بہت زیادہ سلامتی بھیجو۔ جب تم اس طرح اس نبی پر درود و سلام بھیجو گے تو تم پر اس کی پیروی کے راستے بھی کھلتے چلے جائیں گے اور جیسے جیسے یہ راستے کھلیں گے جس طرح تم اس کی پیروی کرتے چلے جاؤ گے اتنی ہی زیادہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے بھی بنتے چلے جاؤ گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2004ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”آپ تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ آپ تاقیامت تمام زمانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ مقام بخشا ہے کہ آپ کی اتباع سے انسان اللہ تعالیٰ کی محبت پاتا ہے۔ آپ کو وہ مہر نبوت عطا ہوئی ہے جو تمام سابقہ انبیاء پر مثبت ہو کر ان انبیاء کے نبی ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ آپ کو وہ مقام خاتم النبیین ملا ہے جس کے اُمتی کو بھی نبوت کا درجہ ملا اور آپ کا اُمتی اور عاشق صادق ہونا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو نبوت کا مقام دلا گیا... پس آپ کے نزول سے جو نئے زمین و آسمان پیدا ہوئے، جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے انتہائی درجہ کا قرب پا کر انسانوں کی نجات اور خدا تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت کا مقام بھی حاصل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کا مقام عطا فرمایا۔ آپ سے محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ افلاک بھی خدا تعالیٰ کے آپ سے خاص پیار کے نتیجے میں آپ کے لئے پیدا کئے گئے... پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام کو پہچانا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جنوری 2011ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

